مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی *

ماہ ربیع الاول۔ظہور قدسی کا مہینہ

وہ دانائے سبل ختم الرسلؐ مولائے کل جس نے ۔۔۔ غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا
نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر ۔۔۔ وہی قرآں وہی فرقاں وہی یسین وہی طٰہٰ

ماہ ربیع الاول عالم انسانیت کیلئے بہار آفرین مہینہ ہے یہ وہ مبارک و متبرک مہینہ ہے جس میں اللہ کریم جل جلالہ نے اس ہستی کو پیدا کیا۔جس کے باعث تخلیق کائنات کی گئی۔جس کی آمد سے کئی سال قبل محفل آب وگل سجائی گئی جس کے ظہور کی بشارتیں ہر پیغمبر اپنی قوموں کو سناتے رہے۔وہ دعائے خلیل و نوید مسیحا جس پر ذرہ ذرہ دل و جان سے فدا ہے اسی عظیم المرتبت شخصیت کی ولادت باسعادت کیلئے اللہ جل شانہٗ نے اس مہینہ کا انتخاب فرمایا۔سبحان اللہ۔ربیع کہتے بھی فصل بہار کو ہیں۔آپ کی تشریف آوری سے اس ربیع نے حقیقی بہار کا روپ دھار لیا۔جس طرح کہ فصل گل میں ریگزار بھی گلزاروں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔اسی طرح موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا سسکتی انسانیت جاں بلب تھی۔کہ اس دوران ظہور قدس کی نویدیں اور روح پرور بشارتیں سنائی دیں۔عالم انسانیت نے سکون کا سانس لیا۔اور ایک نئی سحر کا طلوع ہوا۔

ایک ایسے وقت میں جبکہ ہر طرف اور چار سو ضلالت و جہالت اور کفر و شرک اور بت پرستی کی وباء عام تھی۔ سرزمین عرب اور ارض حجاز سے پیغمبر انقلاب کی آمد ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا پھر فلاح و صلاح انسانیت کے اس عظیم علمبردار نے وہ انقلاب برپا کیا۔جس کی نظیر تاریخ عالم پیش کرنے سے قاصر ہے غالباً پھر حضرت عمر فاروقؓ کا قول ہے کہ جب تک عرب کی تاریخ قبل از اسلام کا مطالعہ نہ کیا جائے اس وقت تک رسول ﷺ کے برپا کردہ انقلاب کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔یہ آپ کی نورانی اور روحانی وانقلابی تعلیمات کے کرشمے ہیں۔کہ عرب کے بدو اور اونٹوں کے چرواہے زمانے کے امام بن گئے۔اور قیصر و کسریٰ کی سلطنتیں ان کے زیر نگیں ہوئیں اور شاہان عرب و عجم کے جاہ و جلال اور سطوت و جبروت کے قصر کو انہوں نے نہ صرف زمیں بوس کیا بلکہ ان کے تاج و تخت کو قدموں تلے پامال کیا۔

جھکادیں گردنیں فرط ادب سے کج کلاہوں نے ۔۔۔ زباں پر جب عرب کے ساربانزادوں کا نام آیا

---

* استاذ الحدیث جامعہ دارالعلوم حقانیہ

رسول اللہ ﷺ کی سیرت ہمارے لئے اطاعت اور اتباع کا کامل نمونہ ہے جس طرح کہ اللہ جل شانہٗ فرماتے ہیں لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ جب تک عالم اسلام اور امت مسلمہ آپ کی سیرت اور آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا تھی اس وقت تک ان کی عظمت وشوکت مسلم اور ضرب المثل تھی۔ انہوں نے نہ صرف عرب کی سرزمین کو مفتوح بنایا تھا۔ بلکہ اقصائے عالم میں اسلام کا جھنڈا انہوں نے لہرایا۔ حضرت عمر فاروق اعظم کے دور خلافت میں ۲۲ لاکھ مربع میل پر اسلامی خلافت راشدہ کی حکمرانی تھی۔ اس کے بعد مزید فتوحات ہوئیں لیکن جب سے مسلمانوں نے اپنے دین اور پیارے نبی ﷺ کی سنت سے منہ موڑا تو اسی وقت سے مسلمانوں پر ذلت کے پہاڑ ٹوٹے جارہے ہیں۔ اور نکبت وادبار کی اتھاہ گہرائیوں میں انتہائی رسوائی کا ساتھ لڑکھڑائے جارہے ہیں۔

امت مرحوم کا جب تک تھا قرآں پر عمل ان کی عظمت ساری دنیا میں رہی ضرب المثل
چھوڑ کر قرآں کو مسلم حق سے بیگانہ ہوا دین کو رسوا کیا اور آپ بھی رسوا ہوا

جب ربیع الاول کا مہینہ قریب آجاتا ہے۔ تو بازاروں مزاروں مساجد اور دیگر تفریحی مقامات کی سجاوٹ شروع ہو جاتی ہے جھنڈیاں اور گنبد خضریٰ کی شبیہیں اور نقشے تیار کئے جاتے ہیں۔ عید میلاد النبی ﷺ کے جلوسوں کا اہتمام کیا جاتا ہے سیرت کانفرنسیں منعقد کی جاتی ہیں جس میں سنت رسول ﷺ سے بے بہرہ دانشور پُرمغز مقالے پڑھتے ہیں اور بزعم خود اپنی علمیت اور فاضلانہ خطابات سے سامعین کو مرعوب کرنے کی سعی کرتے ہیں۔۔ جبکہ خود ان میں سیرت رسول ﷺ کے نمونے کا شائبہ تک بھی نہیں ہوتا۔

اس مہینہ مبارک کے تقدس کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنے اعمال اپنے کردار اور اپنے معاملات کا جائزہ لیں۔ اور اپنا محاسبہ کریں۔ کہ ہم نے کس حد تک حضور ﷺ کی سنت کی پیروی کی ہے آپ ﷺ کی تعلیمات پر کہاں تک کاربند رہے ہیں۔ ہم نے سنت کی احیاء کیلئے کتنا کام کیا ہے ہے جب کہ ہم اپنے غیر اخلاقی اعمال کی وجہ سے قدم بہ قدم سنت رسول ﷺ کی توہین کررہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

من احیا سنتی عند فسادا متی فلہ اجر ماۃ شہید. جس نے میری سنت کو زندہ کیا میری امت کے فساد کے زمانہ میں (یعنی لوگوں نے اس سنت کو متروک کیا تھا) تو اس شخص کو سو شہیدوں کا ثواب دیا جائیگا۔

آیئے اس ماہ مبارک میں عہد کریں۔ کہ ہمارا ہر عمل سیرت رسول ﷺ اور سنت نبوی ﷺ کے مطابق ہوگا۔ اور ہر معاملہ میں ہم آپ کی سنت وسیرت کی اطاعت کریں گے اگر ہم اس عہد پر کاربند ہوئے تو انشاء اللہ دنیا میں ہماری سرخروئی ہوگی اور آخرت میں کامرانی نصیب ہوگی۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں